بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۴ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۱ ظہور ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۱ اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۸۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کُفر ہے

خُدا تعالیٰ کی یاد میں دِل کو ہر وقت لگا رہنا چاہیئے

"قرآن شریف میں ہے اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ یعنی اے میرے بندہ تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو۔ میں بھی تم کو نہ بھولوں گا تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شُکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کُفر نہ کیا کرو۔ اِس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کُفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔

اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی، کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صٖ ۲۵۴، صٖ ۲۵۵)

شریعت کے مطابق تنازعات کا فیصلہ

تمام معاملات اور تنازعات شریعتِ اسلامیہ کے مطابق خود آپس میں طے کر لینے چاہئیں۔ میاں بیوی میں کوئی تنازعہ ہو تو ارشادِ باری تعالیٰ ہے

فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا

(نساء آیت ۳۶)

کہ ایک منصف مرد کی طرف سے اور ایک منصف عورت کی جانب سے مقرر کر کے تصفیہ کر لیا کریں۔

معمولی معمولی معاملات کو عدالت میں لے جانے سے آپس میں دشمنی بڑھنے کے علاوہ وقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے اور غیر معمولی اخراجات کی وجہ سے زیر بار بھی ہونا پڑتا ہے۔ بہتری اسی میں ہے کہ تمام تنازعات کو شریعت کے مطابق حتی الوسع خود ہی آپس میں طے کر لیا جائے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

مربیان و معلمین اصلاح وارشاد مقامی کیلئے

ضروری اعلان

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے مربیان و معلمین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ماہِ رمضان المبارک میں اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر نماز تراویح اور درس قرآن کریم وغیرہ کا اہتمام کریں اور جماعتوں کی تربیت و اصلاح پر خاص زور دیں خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۱۱ اگست ۱۹۷۷ء

قارون کا واقعہ اور اس میں پوشیدہ سبق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قارون کے واقعہ کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مومنوں کے لئے بہت بڑا سبق مضمر ہے۔ اگرچہ یہ گذرے ہوئے زمانہ کا ایک واقعہ ہے لیکن ہے یہ ایک ایسا واقعہ جو ہر زمانہ میں رونما ہوتا ہے اور ہر زمانہ کے لوگ اس میں پوشیدہ سبق سے فائدہ اٹھا کر صحیح راہِ عمل اختیار کر سکتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں بھی یہ واقعہ رونما ہو رہا ہے اور اس زمانہ کے مومنوں کے لئے از بس ضروری ہے کہ وہ قارون کے واقعہ سے سبق حاصل کر کے اُس راہِ مستقیم پر گامزن ہوں جو اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے اور اُس راہ سے بچیں جو مَغضُوب اور ضَآلِّین کی راہ ہے یعنی ان لوگوں کی راہ ہے جن پر خدا کا غضب نازل ہو کر رہتا ہے اور جن کا گمراہ ہونا ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہوتا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم ان لوگوں یا قوموں کا ذکر کریں جو اس زمانہ میں قارون کی قائمقام ہیں۔ قارون کے واقعہ میں پوشیدہ سبق کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کا ایک لائق و فائق فرد تھا جسے فرعون نے اپنے سرکاری خزانوں کا مہتمم مقرر کیا ہوا تھا اس طرح حکومتی خزانوں کی بے انداز دولت اس کے قبضہ و تصرف میں تھی۔ وہ اس دولت کو رفاہ عامہ پر خرچ کرنے کی بجائے لوگوں پر اور بالخصوص خود اپنی ہی قوم بنی اسرائیل پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کے کام میں لاتا تھا۔ اپنے اختیارات، دبدبہ اور شان و شوکت کی وجہ سے وہ دنیوی لحاظ سے بہت اونچے مقام پر فائز تھا اور اسے بے انتہا اثر و رسوخ حاصل تھا۔ اُس کی اس دولت اور حشمت کا بنی اسرائیل کے لوگوں پر دو قسم کا ردِ عمل ظاہر ہوا۔ ایک تو وہ لوگ تھے جن میں نیکی اور صلاحیت کا مادہ موجود تھا انھوں نے تو سمجھ لیا کہ یہ تباہی کے راستہ پر گامزن ہے اور اگر اس نے اپنی اصلاح نہ کی تو تباہی و بربادی اس پر مسلّط ہو کر رہے گی۔ ایسے لوگوں نے صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے اُسے (سورۃ القصص کی آیت ۷۸ کی رو سے) نصیحت کی کہ:۔

"وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝"

ترجمہ:- اور جو کچھ تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے اخروی زندگی کے گھر کی تلاش کر اور دنیوی زندگی سے تجھے جو حصہ ملا ہے اسے بھی بھول نہیں —— (ہم تجھے ایک حد تک دنیا کی آسائشوں کے استعمال سے روکتے نہیں) اور جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی لوگوں پر احسان کر اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کر، اللہ یقیناً مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس پر قارون نے اپنی لیاقت اور دنیوی وجاہت پر گھمنڈ کرتے ہوئے بڑی حقارت سے جواب دیا:۔

"اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ" (القصص آیت ۷۹)

ترجمہ: یہ سب رتبہ مجھے ایک ایسے علم کی وجہ سے ملا ہے جو صرف مجھے حاصل ہے۔

ان لوگوں کے علاوہ جن میں نیکی اور صلاحیت کا مادہ موجود تھا اور جنہوں نے قارون کو اس کی دولت اور مرتبہ کے گھمنڈ اور ظلم و فساد پر ٹوکا تھا اور اسے صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی تھے اور تھے بھی وہ اکثریت میں جنہوں نے قارون کی دولت اور اس کے رتبہ پر رشک کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں اور ان کی دلی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝" (القصص آیت ۸۰)

ترجمہ: وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے تھے بول اُٹھے "اے کاش! ہمیں بھی ویسا کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا۔ اس کو تو (دنیا کا ایک) بہت بڑا حصہ ملا ہے"

اس پر ان نیک فطرت لوگوں نے جنہوں نے اولاً قارون کو اُس کی غلط روش پر ٹوکا تھا اپنی قوم کے ان غلط کار لوگوں کو بھی اُن کے اس غلط اندازِ فکر پر ٹوکا اور انھیں سمجھایا کہ قارون کی دولت اور اس کی دنیوی وجاہت اُس کے ظلم اور شقاوت کی وجہ سے ہرگز قابلِ رشک نہیں ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ہم قوم لوگوں کو جس طرح سمجھانے کی کوشش کی اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝"
(القصص آیت ۸۱)

ترجمہ: اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ بولے تمہارا ستیاناس! اللہ کی طرف سے ملنے والی جزاء مومن اور ایمان کے مناسب حال عمل کرنے والے کے لئے بہت اچھی ہوتی ہے اور یہ (جزاء) صرف صبر کرنے والوں کا گروہ ہی پاتا ہے۔

آخر قارون کو اس کے گھمنڈ اور اس کے ظلم و فساد کی سزا مل کر رہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سزا اور قارون کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝"
(القصص آیت: ۸۳)

ترجمہ: پھر ہم نے اُس (یعنی قارون) اور اس کے قبیلہ کو مکروہات میں مبتلا کر دیا اور کوئی جماعت ایسی نہ نکلی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور کسی تدبیر سے بھی وہ (تباہی سے) بچ نہ سکا۔

قارون کے اس واقعہ میں یہ سبق مضمر ہے کہ دولت و ثروت اور عزت و وجاہت اُس وقت ہی انسان کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو سکتی ہے جب اسے نیک کاموں اور لوگوں کی بھلائی پر خرچ کر کے آخرت سنوارنے کی فکر کی جائے اور اس پر بے جا فخر کر کے اسے دوسروں پر ظلم کرنے اور دنیا میں فساد کرنے کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ ایسی دولت و ثروت جو ظلم و فساد برپا کرنے کا موجب بنے اور جس کی وجہ سے انسان مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہوتا چلا جائے ہرگز قابلِ رشک نہیں ہوتی کیونکہ اس کا انجام ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ عافیت اسی میں ہوتی ہے کہ انسان ایسی دولت و ثروت پر رشک نہ کرے بلکہ صبر سے کام لیتے ہوئے رضاءِ الٰہی کے حصول میں کوشاں ہو۔

جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں ہر زمانہ میں ایسے لوگ اور قومیں موجود ہوتی ہیں جو اپنے علمی تفوق اور مال و دولت اور اقتدار و طاقت کی فراوانی کی وجہ سے قارون کی قائمقام ہوتی ہیں اور انھوں نے اپنے مادی علوم، مال و دولت اور قوت و اقتدار کے نشہ میں ظلم و فساد کا دروازہ کھول رکھا ہوتا ہے ان کی یہ حالت چھوٹی اور غریب اقوام کے لئے ہرگز بھی قابلِ رشک نہیں ہوتی کیونکہ ایسی مالدار اقوام کے لئے بالآخر تباہی مقدر ہوتی ہے۔ ہمارے اپنے زمانہ میں مغرب کی ترقی یافتہ اور مالدار اقوام قارون کی قائمقام ہیں انھوں نے مادی علوم میں بے پناہ ترقی کے باعث بہت دولت جمع کی ہوئی ہے اور اپنی اس ترقی اور دولت کے بل پر انھوں نے چھوٹی اقوام کے لئے عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے اور فساد فی الارض اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ ان کی یہ حالت چھوٹی اور غیر ترقی یافتہ اقوام کے لئے ہرگز قابلِ رشک نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ یہ امر ظاہر و باہر ہے وہ مکروہاتِ دنیا میں مبتلا کر دی گئی ہیں اور لحظہ بہ لحظہ ایک ہولناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہیں جو غیر ترقی یافتہ اقوام اُن کے نقشِ قدم پر چل کر انہی کی طرح مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہونے کو منتہائے مقصود بنانے کو ترقی کی معراج سمجھے بیٹھی ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اس کا نتیجہ بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ ان اقوام کے ہولناک انجام میں حصہ دار بن کر خود اپنے ہاتھوں تباہی مول لے لیں۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مغربی اقوام کی ریس کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انھوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی انھیں کے نقشِ قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اُس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان۔ اسی لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا ہی کو سمجھ رکھا ہے .... اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے ان شاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائرِ فجی میں تبلیغِ اسلام

(مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ جزائر فجی)

۵ رمئی ۱۹۷۷ء کو خاکسار فجی کے نئے مشنری انچارج دین محمد صاحب شاہد کے ساتھ فجی میں تبلیغِ اسلام کی غرض سے روانہ ہوا۔ کراچی سے سنگاپور تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶ ترک مرد اور عورتوں تک مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ خاکسار کے ساتھ ایک فلپائن کے دوست صادق محمد صاحب جو کہ شاہ خالد صاحب کے وائس پریذیڈنٹ آف ریلیجن امور ہیں تشریف رکھتے تھے۔ ان کو تبلیغ کی اور یہاں سے لٹریچر روانہ کیا ہے۔ سڈنی ایئرپورٹ پر ایک کسٹم کے آفیسر صاحب جو کہ سعودی عرب کے تھے ان سے ملاقات ہوئی اور ان کو Teaching of Islam (اسلامی اصول کی فلاسفی) انگریزی دی۔ انہوں نے قرآن مجید مانگا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فجی سے روانہ کر دیا گیا ہے اور ان کا شکریہ کا خط بھی مل گیا ہے۔ ان کے ایک دوست ہیں انہوں نے بھی قرآن مجید مانگا ہے ان کو بھی روانہ کیا جا رہا ہے۔

فجی کے تین سو جزائر ہیں دو جزیرے وتی لیوو Vitilevu اور VANU - ALEVU بہت بڑے ہیں اور یہیں ہماری جماعتیں ہیں۔

VITILEVU میں چار جماعتیں لٹوکا، نانڈی، مارو اور صووا جو کہ یہاں کی جماعتوں کا ہیڈ کوارٹر اور مکرم مشنری انچارج دین محمد صاحب کا ہیڈ کوارٹر ہے اور VANUALEVU میں ہماری تین جماعتیں ناصروانگا، دلوا اور لمباسہ ہیں۔

فجی پہنچنے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جماعتوں کا دورہ کیا۔

یومِ خلافت

مکرم انچارج صاحب لمباسہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد مکرم عبدالرشید رازی صاحب کے ساتھ اپنے ہیڈ کوارٹر صووا تشریف لے آئے تاکہ وتی لیوو (VITILEVU) کی جماعتوں میں "یومِ خلافت" منایا جا سکے اور خاکسار کو حکم دیا کہ VANUALEVU کی تینوں جماعتوں میں یومِ خلافت منایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سہ جماعتوں لمباسہ، دلوا اور ناصروانگا میں الگ الگ دن پر یومِ خلافت منایا اور دوستوں کو خلیفۂ وقت کا مقام، آپ کا خدا کے ساتھ تعلق، خلافت کے نظام اور اطاعتِ خلیفہ سے متعلق تفصیل سے باتیں از روئے قرآن اور احادیث اور ارشادات مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاءِ سلسلہ احمدیہ بیان کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسے بڑے کامیاب ہوئے اور غیر از جماعت دوستوں اور غیر مسلم ہندو اور عیسائی دوستوں نے کثرت سے شمولیت اختیار کی۔

خاکسار کو دو ہفتہ لمباسہ میں ٹھہرنا پڑا اس عرصہ کے دوران احمدی دوستوں کے گھروں پر درسِ قرآن کا سلسلہ جاری رہا جس میں کثرت سے غیر از جماعت دوست شریک ہوتے رہے۔

سکولز میں تقاریر

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو جونیئر سیکنڈری اور ایک سیکنڈری سکول میں جانے کا موقعہ ملا۔ ان مواقع پر خاکسار نے طالبعلموں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور تعلیم سے متعلق آپ کے ارشادات تفصیل سے سنائے۔ وقت کو ضائع ہونے سے بچانے، صحتوں کا خیال رکھنے اور اطاعتِ نظام سے متعلق باتیں بتائیں۔ آخر میں سوالات کا موقعہ دیا۔

طالب علموں نے اسلام اور عیسائیت سے متعلق سوالات کئے جن کے خدا کے فضل سے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سکولوں میں احمدیت کا بڑا اچھا اثر رہا اور خاکسار کے آنے کے بعد ایک ہفتہ تک خاکسار کی باتوں کو اسمبلی کے دوران اساتذہ طالب علموں کو بتاتے رہے اور ذہن نشین کرواتے رہے۔

کمشنر آف جزیرہ ونوا لیو سے ملاقات:-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لمباسہ کے کمشنر صاحب سے ملاقات کا موقع ملا اور اسلامی کتب کے علاوہ قرآنِ پاک کا تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ "اب مَیں بھی کہہ سکتا ہوں کہ میرے پاس قرآن مجید ہے۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے VANUVALEVU کے جزیرہ کے چیف محترم "راتو جوزف ایلو ایلو" کے اعزاز میں کھانے کی دعوت کی۔ وہ بڑی خوشی سے تشریف لائے۔

خاکسار نے پون گھنٹہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا انگریزی میں بیان کیا اور اسلام اور عیسائیت کا موازنہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے مقبرہ کا ذکر تفصیل سے کیا۔ اس عرصہ کے دوران مکرم چیف صاحب بڑے غور سے باتیں سنتے رہے اور بعض سوالات احمدیت سے متعلق کئے جن کا تسلی بخش جواب دے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر ان باتوں کا گہرا اثر تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے قرآن پاک اور اسلامی کتب کا تحفہ بڑی خوشی سے قبول کیا۔

تعلیم القرآن کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نانڈی اور مارو میں تعلیم القرآن کلاس جاری کر دی گئی ہے اور سب دوستوں کو جن کو قرآن پڑھنا نہیں آتا یسرنا القرآن قاعدہ پڑھایا جا رہا ہے اور باقاعدہ ان سے سنا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بچوں کو کلمہ، تاریخ اسلام کی باتیں اور ادعیۃ الرسولؐ سکھائی جا رہی ہیں۔

لمباسہ اور نانڈی میں لجنہ اماء اللہ کے جلسے ہوئے جن میں خاکسار نے عورتوں کی قربانیوں اور ذمہ داریوں پر درس دیئے اور اسلامی باتیں بتائیں۔

بیعتیں:-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ عدد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ دو ناصروانگا، ایک نانڈی، ایک مارو ایک دلوا میں۔ ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید بیعتوں کا امکان ہے۔

یومِ تبلیغ

جزیرہ ونوا لیوو میں قیام کے دوران یومِ تبلیغ منایا۔ ہر غیر از جماعت دوست کے گھر پر گئے اور ان تک امام مہدی علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ عصر کی نماز کے بعد چند سرکردہ غیر از جماعت دوستوں نے مسجد میں آکر اعتراضات پیش کرنے چاہے جس کی ان کو اجازت دی گئی اور مغرب سے لے کر رات دس بجے تک خاکسار نے ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے اور وفاتِ مسیح از روئے قرآن، احادیث اور عقل کی رُو سے ثابت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دوست تسلیم کر گئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ہم غلطی پر ہیں۔ اور مشورہ کرنے کے بعد بیعتیں کرنے کو کہہ گئے۔

مبلغ انچارج کی ریڈیو پر تقریر:-

مکرم مولانا دین محمد صاحب انچارج مبلغ فجی کی تقریر بعنوان یومِ خلافت ۲۸ رمئی کو ریڈیو پر نشر ہوئی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔

الفضل
خود خرید کر
پڑھئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنّوں کی حقیقت

(مکرم میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب ـ ساہیوال)

مورخہ ۱۳ ار اور ۱۶ ار جولائی ۱۹۷۷ء کے الفضل کے پرچوں میں عزیزم مکرم محمد الیاس صاحب منیر کے مندرجہ بالا عنوان پر "تفسیر کبیر" سے ماخوذ مضامین پڑھے۔ خاکسار بھی کچھ عرصے سے اس مضمون پر غور و فکر کرتا رہا ہے۔ اور کچھ نوٹ بھی اس سلسلے میں لکھ رکھے تھے۔ چنانچہ محمد الیاس صاحب موصوف کے مضمون کے تسلسل میں چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

قرآن مجید میں کونسے جنّوں کا ذکر ہے۔

۱- جیسا کہ عزیز موصوف نے اپنے مضامین میں بالوضاحت بیان کیا ہے کہ جن جنّات کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے وہ انسانوں کے علاوہ کوئی اور مخلوق نہیں ہوسکتی۔ قرآن کریم ایک حکیمانہ کلام ہے اس میں بلا مقصد اور فالتو باتیں جن سے انسان فائدہ نہ اٹھا سکے ہرگز نہیں پائی جاتیں۔ اگر گزری ہوئی قوموں کے قصے یا پرانی بستیوں کے حالات بیان ہوئے ہیں تو اس کے کئی گونہ مقاصد ہیں۔ مثلاً عبرت آموزی اور آئندہ کے لئے ویسے ہی حالات کی پیشگوئیاں۔ لیکن اگر جنّوں کے ذکر سے اور جنّوں کے حالات سے کوئی سبق دینا مقصود ہو تو جب تک عوام الناس کے علم اور مشاہدے میں جنّوں کے حالات کما حقہ' نہ ہوں ان سے کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے؟ سورہ احقاف آیت ۱۱ میں آیا ہے کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر ان اُمتوں میں سے جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں خواہ جنّوں میں سے تھیں یا انسانوں میں سے عذاب کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جنّوں پر کب عذاب آیا اور کس شکل میں آیا۔ اگر وہ کوئی الگ مخلوق ہے جس کے واقعات کے متعلق اور عذاب و ثواب کے متعلق ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوسکتا تو پھر قرآن کریم میں ہمیں بتانے سے فائدہ؟ ہمارے کس کام؟ پس ظاہر ہوا کہ یہ انسانوں ہی کے دو گروہوں کا ذکر ہے۔

۲- قرآن کریم میں آیا ہے کہ "جنّوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے" (الذاریات ۵۶) "رحمت اور نیک اعمال کے لئے پیدا کیا گیا" (اعراف ۱۷۹، ۱۸۱ اور سورہ رحمٰن) "خدا تعالیٰ کی آیات اور احکام کا انکار کرنے پر ان کے لئے دوزخ کی وعید ہے" (اعراف ۳۸، ۳۹) مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں جو شریعت دی گئی ہے اور جو اوامر و نواہی مذکور ہیں اور جو مسائل نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، شراب، جوا، باہمی تعلقات شادی، طلاق، ورثہ، قانون شہادت اور سزاؤں وغیرہ کے بیان ہوئے ہیں وہ سب تو انسانوں کی سرشت اور طاقت کے مطابق ہیں اور انسانوں کی معاشرت سے تعلق رکھتے ہیں ورنہ عرفِ عام میں جو جن مشہور ہیں ان کی قوتیں اور استعدادیں تو انسانوں سے کہیں بڑھ کر ہیں تو پھر اُن کی فوق البشر بود و باش کے لئے الگ احکام، الگ فرائض، الگ حلال و حرام، الگ قانون شہادت اور الگ سزائیں ہونی چاہئیں تھیں۔

۳- قرآن کریم میں فرشتوں کے لئے آیا ہے کہ وہ زمین پر انسانوں کو نظر نہیں آسکتے (انعام ۱۰) اگر جن بھی کوئی ایسی ہی غیر مرئی مخلوق ہوتی تو اس کے متعلق بھی کوئی ایسا بیان ضرور ہوتا۔ اسی طرح کم و بیش ۳۲ آیات فرشتوں کے فرائض اور استعدادوں کے متعلق آئی ہیں مگر جنّوں کے لئے ایک ہی آیت سورہ حجر میں آئی ہے کہ انہیں آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور بس (اگرچہ اس کا مطلب اور ہے)۔

۴- سورہ رحمٰن میں انسانوں اور جنّوں دونوں جماعتوں سے خطاب ہے مگر اس سورہ شریف پر غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں بیان فرمودہ تمام نعمتیں۔ پھل، دودھ، شہد وغیرہ انسانوں کے لطف اندوز ہونے کی چیزیں ہیں، کسی غیر مرئی مخلوق (Etheral being) کے لئے تو یہ نعمتیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ اگر ترمذی شریف کتاب الطہارت اور ابوداؤد کتاب الطہارت کی اس روایت میں مذکور جنّوں کو وہی مخلوق مان لیا جائے جو اس وقت زیر بحث ہے تو پھر ان کی خوراک تو گوبر اور ہڈی بیان ہوئی ہے اور سورہ رحمٰن میں اس خوراک کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی طرح جہازوں اور موتیوں وغیرہ کا ذکر ہے مگر کوئی جہاز جنّوں کا کبھی سُنا یا دیکھا نہیں گیا۔ سوائے افسانوں کے ghost ships کے۔

۵- قرآن مجید میں آیا ہے کہ "اے جنّوں اور انسانوں کی جماعت کیا تم میں سے (ہی) تمہارے پاس رسول نہیں آتے جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سُناتے تھے اور تمہیں آج کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔ یہ رسولوں کا بھیجنا اس سبب سے تھا کہ تیرا رب شہروں کو اُن کے باشندوں کے غافل ہونے کی حالت میں ظلم کے ساتھ تباہ نہیں کرسکتا تھا"۔

(انعام ۱۲۹ تا ۱۳۲)

جنّوں کے شہر کہاں پائے جاتے ہیں، ان کے آثار کہاں ہیں! یہ کوئی نہیں جانتا۔ انسانوں کے شہروں کے اندر جنّات کے علیحدہ محلہ جات یا کالونیاں ہونا ایک امر مستبعد ہے۔

۶- پھر قرآن کریم میں آیا ہے کہ "پھر جب ہم نے اس کے لئے موت کے وقت کا فیصلہ کیا تو اُن (جنّوں) کو اس موت کی خبر صرف زمین کے ایک کیڑے نے دی جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا۔ پھر جب وہ گر گیا تو جنّوں پر ظاہر ہوگیا کہ اگر ان کو غیب کا علم ہوتا تو وہ ذلّت والے عذاب میں نہ پڑے رہتے" (سبا ۱۴) ناظرین! لوگوں کے کہنے کے برخلاف جنّوں کو علم غیب تو درکنار عام قوتِ مشاہدہ بھی حاصل نہ تھی کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کو جان لیتے۔ (دراصل ان آیات سے مراد حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت یا ان کے سونٹے کا کھایا جانا نہیں ہے بلکہ ان کی سلطنت کا کمزور ہونا ہے جو اُن کے ایک کمزور جانشین سے معلوم ہوتا۔ اس پر وہ سرکش اور وحشی قومیں حکومت کی اطاعت سے نکلنے لگیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی بھی یہی رائے ہے کہ یہ فلسطین، شام اور خلیج فارس کی سرکش قومیں تھیں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی مطیع ہوگئی تھیں۔

جنّوں کا قرآن مجید سُن کر جانا

۷- قرآن مجید میں دو جگہوں پر جنّوں کے قرآن کریم سُن کر جانے کا ذکر ہے۔ ایک سورہ احقاف ۳۰ میں اور دوسرے سورہ جن آیت ۱ تا ۴ میں۔ پہلی جگہ پر جنّوں کا جو قول درج ہے اس کا ترجمہ یوں ہے۔ "انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا۔ اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب کو سُنا ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد اُتاری گئی ہے"۔ اکثر مفسرین نے اس سے مراد علاقہ نصیبین کے یہودی لئے ہیں۔ خود آیت کریمہ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اُنہوں نے صرف حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتاب کا حوالہ دیا ہے۔ اگر وہ یہودی نہ ہوتے تو اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب انجیل کا بھی ضرور ذکر کرتے۔

۸- دوسری جگہ سورہ جن ہے جن میں جنّوں

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ احباب "ہفتہ وصولی" کو کامیاب بنا کر عند اللہ ماجور ہوں! (قائمقام قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ برائے مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

۲۳ جولائی تا ۳۱ جولائی اس مد میں ۔۔ ۱۹۸۶ کی رقم بطور چندہ وصول ہوئی ہے۔ اور کل میزان اس چندہ کا ۳۱ جولائی ۱۹۷۷ء تک ۸۷ — ۱،۷۸،۲۴۹ ہے۔ لیکن مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے ہمیں تین لاکھ اٹھائیس ہزار پانچ صد روپے کی ضرورت ہے گویا مزید تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے اور جمع کرنے ہیں۔ تمام احمدی خواتین اپنی دیرینہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے جلد از جلد مزید چندہ دیں اور جن بہنوں نے ابھی تک اس چندہ میں شرکت نہیں کی ان سے وصول کر کے بھجوائیں تو بہت جلد یہ رقم پوری ہو سکتی ہے ورنہ ڈر ہے کہ رقم نہ ہونے کے باعث کام بند نہ کرنا پڑے اور جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کو دقتوں کا سامنا کرنا پڑے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال فوری متوجہ ہوں

۱۰ اگست کو عشرہ وصولی ختم ہو رہا ہے اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر فرمادیں اور اس دوران اپنا سالانہ بجٹ اور سابقہ بقایا جات مکمل ادا فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"جنوں کی حقیقت" بقیہ صفحہ ۴

کا ذکر ہے جب وہ قرآن سن کر واپس گئے تو انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ "ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم آئندہ کبھی اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں ٹھہرائیں گے اور حق یہ ہے کہ ہمارا رب بہت بلند شان والا ہے اس نے نہ کبھی کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ بیٹا بنایا ہے"

اس کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عیسائیوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے چھپ کر قرآن مجید سنا تھا اور اس کے نتیجے میں ابنیت مسیح اور تثلیث کے عقیدے سے بیزار ہو گئے تھے۔

کچھ اور کتب میں تذکرہ

(۹) جلیپ ۔ کے ۔ ہتی نے اپنی مشہور کتاب "ہسٹری آف دی عربس" صفحہ ۹۸ پر لکھا ہے کہ:۔

"عرب میں "جن" اس زندہ صفت اور بہیمی مخلوق کو کہا جاتا ہے جو غیر آباد علاقوں میں رہتی تھی۔ اسلام کے بعد مشرکین کے معبودوں کو "جن" کہا جانے لگا۔"

(۱۰) اسی طرح علامہ لیوپولڈ اسد نے جو ایک مشہور نو مسلم ہیں ایک عمدہ کتاب "روڈ ٹو مکہ" لکھی ہے۔ اس میں پورا ایک باب انھوں نے جنوں کا باندھا ہے جس میں عرب خانہ بدوشوں کو "جن" کہا ہے۔ ایک خانہ بدوش کی تصویر بھی دی ہے۔

تتمہ

پس ثابت ہوا کہ جن جنوں کا قرآن کریم میں ذکر ہے وہ انسانوں ہی کا ایک گروہ ہے۔ خاکسار راقم الحروف نے بھی ۱۹۶۲ء کے لگ بھگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جنوں کے بارے میں ایک استفسار بھیجا تھا۔ حضور رضی اللہ نے وہی جواب خاکسار کو لکھوا کر بھیجا تھا جو تفسیر کبیر سورۃ حجر کی تفسیر میں جنّ کی صورت میں موجود ہے۔

مطالعہ کتب

ماہ اگست (ظہور) میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے۔ قائدین کرام اس کا مطالعہ کروائیں!

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم الف ایم سنگھاٹے صاحب کی وفات پر

مجلس خدام الاحمدیہ کی تعزیتی قرارداد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس الحاج سر الیف۔ ایم۔ سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا مغربی افریقہ کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔

الحاج الیف ایم سنگھاٹے وہ اولین سربراہ مملکت تھے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" کے ظاہری معنوں میں مظہر بنے۔ جب آپ گیمبیا کے گورنر جنرل مقرر ہوئے تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ درخواست کی۔ "مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی کپڑا برکت حاصل کرنے کی غرض سے ارسال فرماویں" حضور ایدہ اللہ نے اس درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قمیص میں سے ایک کپڑے کا ٹکڑا انھیں تبرک کے طور پر بھجوایا۔

دو مرتبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور شرف ملاقات حاصل ہوا۔

مرحوم بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے ان کی وفات سے جماعت ایک عظیم خادم سے محروم ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ دے اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔

(ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دفتر لجنہ مرکزیہ میں مددگار کارکن کی ضرورت

دفتر لجنہ مرکزیہ میں ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے جو محنتی اور چستی سے کام کرنے والا ہو اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ دفتر لجنہ مرکزیہ میں ۱۴ اگست تک درخواستیں بھجوا دیں۔ صدر محلہ یا صدر جماعت مقامی کی تصدیق لازمی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس فوری توجہ فرماویں

جیسا کہ آپ کو قبل ازیں اطلاع دی جاچکی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز!

اجتماع کے موقع پر شوریٰ کے لئے قائدین اپنی مجالس کی طرف سے تجاویز جلد بھجوا دیں تا کہ ایجنڈا بر وقت تیار کر کے ان کی خدمت میں بھجوایا جاسکے۔ اسی طرح نمائندگان شوریٰ کے اسماء سے بھی جلد مطلع فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیزم منظور احمد عرصہ سے بیمار ہے ڈاکٹری معائنہ سے پتہ چلا ہے کہ عزیز کے پھیپھڑے میں ایک سوراخ ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

(مطیع الرحمان از مدرسہ الحمن احمدیہ ڈاکخانہ جبنیدر نگر ضلع کھلنا۔ بنگلہ دیش)

(۲) میری والدہ صاحبہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ۔ عارضہ یرقان بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(راشدہ ملک منظور احمد۔ وزیر آباد)

(۳) مکرم منشی محمد خان کرمانی آف فیاض نئی شمالی تا حال بیمار چلے آرہے ہیں احباب ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل اختر۔ اختر سٹوڈیو۔ ربوہ)

وعدہ کنندگان سرائے خدمت ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں! (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیوں کی شان اور وصیّت کی شرائط

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیّت میں فرماتے ہیں :۔

(۱) "چونکہ اِس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر قسم کی رحمت اِس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اِس قبرستان والوں کو اِس سے حصّہ نہیں۔ اِس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اِس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔" (صفحہ ۲۸)

(۲) "تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچّا اور صاف مسلمان ہو۔" (صفحہ ۳۰)

(۳) "واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین"

(۴) "یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصّہ دیا جاوے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیّت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسولؐ پر سچّا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔" (صفحہ ۳۶)

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اِعلاناتِ نکاح

(۱) میرے دونوں بیٹوں عزیزم اسد اللہ اور عزیزم حبیب اللہ ولد میاں نصر اللہ صاحب مرحوم آف بھیرہ ضلع سرگودہا کا نکاح بالترتیب امۃ الناصر صاحبہ و خالدہ پروین بنت ملک عبدالمالک صاحب آف کیمبلپور کے ساتھ پانچ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم عزیز الرحمٰن صاحب آف منگلا مربّی سلسلہ نے مورخہ ۱۹ر جون ۱۹۷۷ء کو بمقام سرگودہا برمکان راجہ نثار احمد صاحب جنجوعہ پڑھا۔ دونوں لڑکے محترم میاں خدا بخش صاحب مرحوم بھیروی کے پوتے ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ احباب کرام ان ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(بیوہ میاں نصر اللہ صاحب مرحوم آف بھیرہ ضلع سرگودھا)

(۲) مورخہ ۸ر اگست ۱۹۷۷ء کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ رلیو کے میں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کی بیٹی محترمہ امۃ الرشید صاحبہ کا نکاح مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ابن چوہدری دل محمد صاحب مرحوم کے ہمراہ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب معلم وقفِ جدید نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(قمر الدین صدر جماعتِ احمدیہ کورپور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا متوقع سالانہ اجتماع

انشاء اللہ امید کی جاتی ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱۔۲۲۔۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں منعقد ہوگا اِس سلسلہ میں لجنات چند باتیں نوٹ کر لیں :۔

۱۔ نمائندگان میں سے جس کے پاس مقامی صدر کی تصدیق نہ ہوگی اس کے قیام و طعام کی ذمّہ داری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر نہ ہوگی نہ ہی وہ نمائندہ شمار ہوگی۔

۲۔ جن لجنات میں ممبرات کی تعداد ۲۵ سے کم ہے وہاں سے ایک نمائندہ کو نمائندگی کا ٹکٹ ملے گا اس سے زیادہ پر ہر پچیس ممبرات پر ایک کو۔ مقامی صدر اس تعداد میں شامل ہوگی۔

۳۔ زائرات کے قیام و طعام کی ذمّہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ کے ذمّہ ہوگی جب ان کے پاس مقامی صدر کی تصدیق ہوگی۔

۴۔ جو بہنیں کوئی تربیتی یا اصلاحی تقریر کرنا چاہیں وہ اپنے نام اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بھجوا دیں۔

۵۔ لجنہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں اس کے بعد کی آئی ہوئی کوئی تجویز ایجنڈا میں شامل نہ کی جائے گی۔

۶۔ ہر لجنہ سال ختم ہونے پر اپنی سالانہ رپورٹ بھجوا دے۔ سالانہ رپورٹ پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ر اکتوبر ہے۔

۷۔ جس لجنہ سے کوئی نمائندہ شرکت نہ کرے گی سمجھا جائے گا وہاں لجنہ کام نہیں کر رہی اس لجنہ کی صدر کو ہٹا کر دوسری صدر منتخب کی جائے گی۔

۸۔ اجتماع کا پروگرام چھپ چکا ہے جس کو نہ ملے وہ منگوا لے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

محترمہ امۃ المتین صاحبہ مرحومہ آف ڈنمارک کی تدفین

ربوہ ۹ر اگست۔ آج صبح نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ امۃ المتین صاحبہ بنت محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب وِرک آف ڈنمارک) کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں بیرون ربوہ سے آئے ہوئے جملہ عزیز و اقارب کے علاوہ مقامی احباب بھی بکثرت شامل ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں اِس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے گذشتہ دنوں ڈنمارک میں وفات پائی تھی۔ میت ۸۔۹ر اگست کی درمیانی شب کو ڈنمارک سے ربوہ پہنچی۔ مرحومہ کے شوہر اور بچّے بھی میت کے ہمراہ آئے۔ مرحومہ بہت مخلص احمدی تھیں اور دینی کاموں میں ہمیشہ اپنے خاوند کے ہمراہ پیش پیش رہتی تھیں۔ پانچ سال اور تین سال کی عمر کے دو بچّے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے بچّوں کا حافظ و ناصر ہو اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ ذیل قابلیت کے آدمیوں کی ضرورت ہے :۔

(۱) بی۔ ایس سی (کیمسٹری) = ایک

(۲) ایف۔ ایس سی (کیمسٹری) = ایک

درخواست کے ساتھ امیر جماعت کی تصدیق آنی ضروری ہے۔

معرفت دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴